

تلامذہ فقہاء و علمائے خاندان اجتہاد

علامۃ العلماء آیۃ اللہ مولانا سید احمد علی محمد آبادی طاب ثراہ

لسان الہند مولانا مرزا محمد ہادی عزیز لکھنوی

عقبات عالیات سے مشرف ہوئے۔ اس کے بعد تمام عمر درس و تدریس اور افادات میں صرف کی۔ علامہ مفتی سید محمد عباس صاحب ”اوراق الذہب“ میں فرماتے ہیں جس کا ترجمہ عربی یہ ہے: ”مولانا سید احمد علی محمد آبادی نے مجھ سے بیان کیا کہ جناب غفران مآب علیہ الرحمہ کی وفات کے چند روز بعد میں نے انھیں خواب میں دیکھا کہ گویا وہ جناب اپنے مسند تکیہ پر تشریف فرما ہیں جس طرح کہ وہ اپنی حیات میں اپنی عادت کے موافق بیٹھا کرتے تھے اور میں حوض کے پاس کھڑا ہوں کہ ان جناب نے میرا نام لے کر مجھ کو پکارا۔ جب میں ان کے قریب گیا تو پکارا میرے فرزند میرن صاحب سے کہہ دینا کہ وہ سو اشرفیاں جو تمہارے پاس رکھی ہوئی ہیں انھیں رکھے ہوئے پورا ایک سال گذر چکا ہے لہذا ان کی زکوٰۃ دینا تم پر واجب ہے۔“

وفات: نواسی سال کی عمر میں ۱۷ ربیع الاول ۱۲۹۵ھ میں وفات پائی۔ عبد الوہاب ثابت نے تاریخ وفات کہی۔

دردا کہ مقتدائے زماں در جہاں نماںد

۵ ۹ ۲ ۱ ھ

اولادیں: حسب ذیل اولادیں یادگار چھوڑیں:

۱۔ مولانا حکیم سید محمد صاحب ۲۔ مولانا علی میاں صاحب کامل مرحوم ۳۔ سید عبدالحسین صاحب ۴۔ سید صادق حسین صاحب ۵۔ مولانا سید جعفر حسین صاحب مرحوم۔

تصنیفات: بارہ مصنفات ہیں جن کے موضوعات مذہب اسلام کے طبقہ اثنا عشریہ کے دینی مسائل پر مشتمل ہیں۔

مولانا سید احمد علی اکابر علمائے لکھنؤ سے تھے اور جناب غفران مآب سید ولد ارعلی صاحب کے شاگرد رشید۔

سلسلہ نسب

سلسلہ نسب حضرت امام زین العابدین - تک حسب ذیل واسطوں سے منتهی ہوتا ہے۔

احمد علی بن سید عنایت حیدر بن سید علی معروف بہ سید عوض بن سید غلام حامد بن سید مرتضیٰ بن سید ابازید بن سید تاج الدین بن سید کمال الدین بن سید محمود بن سید محمد اجل بن سید فرید بن سید علی سید ابوبکر بن سید عرض بن سید محمد مدنی معروف بہ شاہ ناصر ترمذی بن سید موسیٰ خضر بن سید حمزہ بن سید عبید اللہ الاعرج بن سید حسین الاصغر بن حضرت امام ہمام سید ساجد بن علی ابن الحسین + آپ کے جد اعلیٰ سید حمید الدین سلطان شرقی کی رفاقت میں شہر چوہدر میں رہے اور قصبہ محمد آباد میں جاگیر عطا ہوئی اس لئے وہیں قیام کیا۔

ولادت و تحصیل علم

مولوی سید احمد علی صاحب، قصبہ محمد آباد میں ماہ رمضان ۱۲۰۶ھ میں پیدا ہوئے چند سال تک فیض آباد میں پڑھتے رہے۔ ۱۹ سال کی عمر میں ۱۲۲۵ھ میں لکھنؤ آئے اور جناب غفران مآب کے تلامذہ کی صف میں داخل ہوئے تھوڑے ہی عرصہ میں علم و فضل کے اعلیٰ مدارج طے کئے اور جناب غفران مآب کے ممتاز شاگردوں میں شمار ہوا۔ علم فقہ میں ارباب تحقیق کا مرجع تھے۔ عربی فارسی کی نظم و نثر میں کامل اور زہد و تقویٰ میں آپ اپنی نظیر تھے۔ ستر سال کی عمر میں حج بیت اللہ اور زیارت